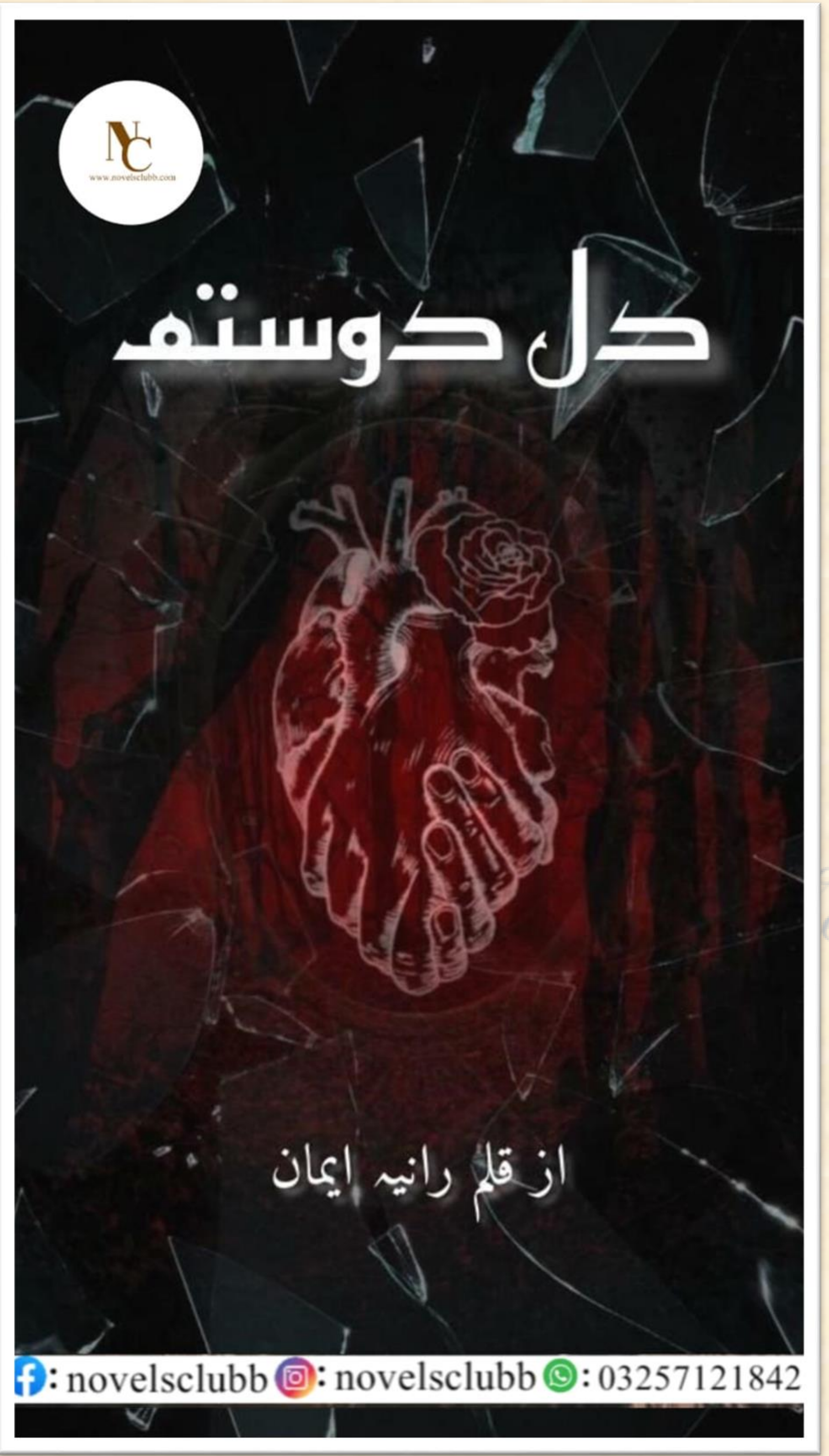
دل دوستم
از قلم رانیہ ایمان
: novelsclubb
: novelsclubb
: 03257121842

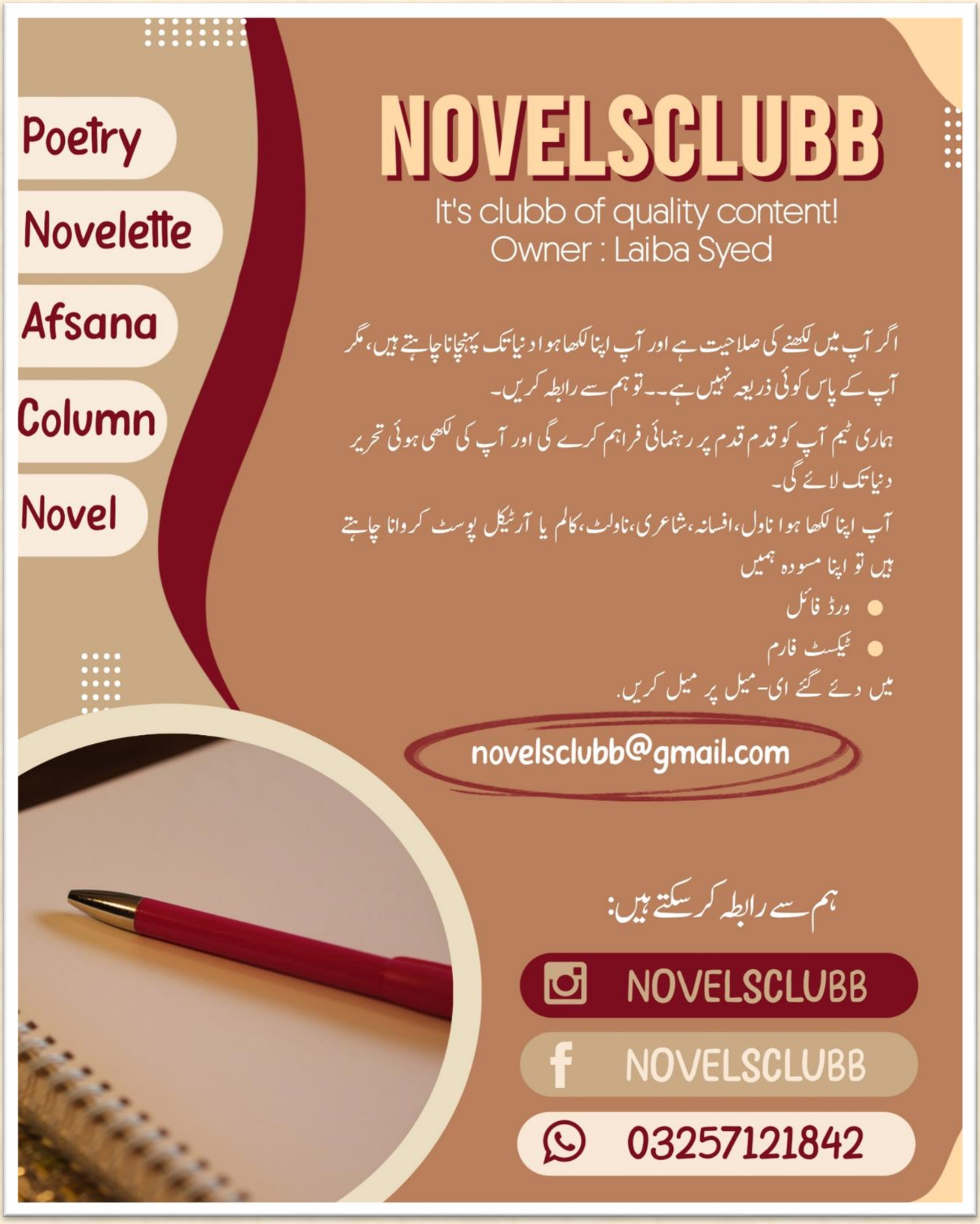
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دلِ دوستم

از قلم

رانیہ ایمان

Clubb of Quality Content

ناول "دلِ دوستم" کے تمام جملہ حق لکھاری "رانیہ ایمان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

اِک ان کہا رِشتہ

اِک ان کہی داستاں

یہ عشق نہیں، محبت نہیں

یہ ہے دوستی کی داستاں

صبح کا سورج پورے شہر کو روشن کیے ہوئے تھا۔ ایسے میں ایک بلند و بالا عمارت اپنے پورے قد کے ساتھ جہلم کے انڈسٹریل ایریا میں کھڑی تھی۔ عمارت کے ٹاپ پر "الخالق آرکیٹیکچرز" لکھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی۔ بیک ڈور کھولتی۔ ہوئی ایک لڑکی نمودار ہوئی، جو سیاہ شلوار قمیص پہننے، چہرے کے گرد ہم رنگ حجاب لپیٹے ہوئے تھی۔ پیروں میں ہیل، جن کی ٹک ٹک عمارت کی خاموش فضا میں خلل ڈال رہی تھی۔

وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوئی۔ سامنے ہی ریسیپشن پر کھڑی ریسیپشنسٹ نے اپنی مخصوص مسکراہٹ اور سر کے خم کے ساتھ اسے سلام کیا۔ وہ سر ہلاتی دائیں جانب موجود لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

اب وہ اوپر والے فلور میں داخل ہوتی دکھائی دی۔ سارے ایمپلائیز کے سلام کا سر کے خم سے جواب دیتی ہوئی وہ اپنے کیبن کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"روشانے "الخالق آرکیٹیکچرز کی ایک ہنر مند آرکیٹیکٹ تھی۔

سیاہ آنکھیں جو ذہانت سے سرشار تھیں۔ چہرے پر ہلکا سا تبسم، چال میں تمکنت لیے وہ فاصلہ عبور کر رہی تھی۔

چلتے ہوئے وہ ایک کیبن کے باہر ٹھٹھکی۔ اندر سے آوازیں آ رہی تھیں"۔

"پلیز رومائشا میری بات تو سن لو۔ پلیز"

"ایسا نہ کرو۔ میں مانتی ہوں میری غلطی ہو گی۔ میں معافی مانگنے کے لیے بھی تیار ہوں

۔

"لیکن مجھے میری غلطی تو بتاؤ۔ پلیز"

باہر کھڑی روشانے پر کوئی عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ وقت نے ماضی کا رُخ کیا۔ یہ منظر ایک گاؤں کا تھا۔

گاؤں کے سکول کے میدان میں دو لڑکیاں کنٹین کی طرف جا رہی تھیں۔

"کیا لے گی رانو؟۔ مینو نے پوچھا

"بس ایک سلائس جوئس اور پر ک چاکلیٹ "۔جواب فوراً آیا۔

چند لمحات بعد منسا دونوں چیزیں لے کر کنٹین سے باہر نکلی۔

اس نے دونوں چیزیں روشانے کی طرف بڑھائیں۔روشانے نے چاکلیٹ اُس کی طرف اچھالی۔

"جا سمرن جی لے اپنی زندگی"۔یہ سن کر دونوں ہنس پڑیں

"میں جی لوں۔

جاؤ بہن تم جیو" پیسے میں نے ہی دینے ہیں۔"سلائس کی دیوانی"

وہ دونوں اب کنٹین سے باہر نکل آئی تھیں۔

"سلائس کے ساتھ رس ملائی اور گلاب جامن کا بھی اضافہ کرو"روشانے کمال بے نیازی سے بولی۔

منظر غائب ہوا۔اندر سے ابھی بھی آوازیں آ رہی تھیں۔

قریباً ۱۵ منٹ اندر موجود لڑکی فون پر بحث کرتی رہی۔آخر بے بسی کے عالم میں وہ پھٹ پڑی۔

"روماٸشا بس! اب اور نہیں۔ میں بھی تمہاری دوست ہوں۔۔ میں بھی چاہتی ہوں کہ تم مجھے بھی ویسا ہی ٹریٹمنٹ دو جیسا میں تمہیں دیتی ہوں۔ تم ویسی ہی یکسوئی سے میری بات سنو جیسے میں تمہاری سنتی ہوں۔"اُس کی آواز میں نمی گھل گئی۔

میں صرف تمہاری دوست نہیں۔ تم بھی میری دوست ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے ہر بات پر طعنہ نہ دو۔ مجھے سمجھاؤ۔ میں بس اتنا چاہتی ہوں"۔

پہلے بیوقوف تھی جو تمہاری ناراضی سے ڈرتی تھی۔ اب میں بھی ویسا ہی برتاؤ چاہتی ہوں جیسا میں تمہارے ساتھ کرتی ہوں۔ اگر کر سکتی ہو تو ٹھیک۔ ورنہ آج میں، جو ہمیشہ تمہارے بچھڑنے سے ڈرتی تھی، تمہیں کہتی ہوں کہ اب میں اس چیز کو اکیلے آگے نہیں بڑھا سکتی۔

روشا نے کیبن کے باہر لگی تختی پر نظر دوڑائی

نین تارا انٹیریئر ڈیزائنر Interior designer۔

نام پڑھتے ہی روشانے اندر داخل ہوئی۔اندر ایک لڑکی نہایت مضطرب حالت میں چہل قدمی کررہی تھی۔آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔غصہ، غم، پچھتاوے، گلٹ کے ملے جلے تاثرات۔ نین تارا نے اسے دیکھتے ہی فون فوراً بند کردیا۔ایسے جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔روشانے چند ایک مرتبہ اسے آفس میں دیکھ چکی تھی۔اپنی چُل بلی فطرت کے سبب آفس میں سامنے موجود لڑکی کافی مقبول تھی۔بقول روشانے کے اسے آفس اسٹاف "نینا" کے نام سے بلاتا تھا۔

روشانے نے اُس کا بخوبی جائزہ لیا۔

ڈارک براؤن آنکھیں، جن میں پریشانی کے آثار واضع تھے۔لمبے سیاہ بال اُس کے شانوں اور کمر کو چھپائے ہوئے تھے۔

"تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"

کمرے میں روشانے کی نرم و مضبوط آواز گونجی۔

نین تارا کی آنکھوں میں الجھن نمایاں ہوئی۔

روشانے جو اسے بغور دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں اُبھرتے سوال کو دیکھ کر فون کی طرف اشارہ کیا۔

نین تارا کو جب اندازہ ہوا تو وہ اِس چیز پر پشیمان ہوئی۔

''بیٹھو" روشانے نے کرسی کی طرف اشارہ کیا اور خود سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گئی

نین تارا گرنے والے انداز میں کرسی پر بیٹھی۔

''میں تمہیں کافی دِنوں سے دیکھ رہی ہوں تم کچھ پریشان ہو. کیا بات ہے؟" سامنے موجود لڑکی کے چہرے پر سالوں پرانی تھکن اُبھر آئی۔

''نہیں کچھ بھی نہیں ہوا"۔اس نے بتانے سے گریز کیا۔

"مجھے تم بتا سکتی ہو" روشانے نے اسے اعتماد میں لینا چاہا۔

اس نرم آواز کا ہی کمال تھا کہ نینا کی ہچکچاہٹ میں کمی آئی۔

''کیا میں تم پر ٹرسٹ کر سکتی ہوں؟" نین تارا نے کچھ ڈرتے ہوئے پوچھا۔

نین تارا کا یہ سوال سن کر روشانے کے اندر بہت کچھ ٹوٹا۔یہی تو پہلی ضرب ہوتی ہے جو انسان دھوکے میں کھاتا ہے۔

''بلکل نینا! گھبراؤ نہیں۔مقابل نے شفیق آواز میں کہا۔

نینا نے لمبی سانس خارج کی اور کہنا شروع ہوئی۔

"روشانے میں تھک گئی ہوں، ایک ایسے رشتے کو نبھاتے نبھاتے جہاں صرف میں ایفورٹس ڈال رہی ہوں"۔

"تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی"

"ہاں بلکل تم درست کہہ رہی ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تمہارا رویہ اُس کے ساتھ اچھا نہ ہو؟"روشانے نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"ہاں! روشانے میں مانتی ہوں میری غلطی ہو گی، میرا رویہ غلط ہو گا۔ میں معافی مانگنے کو بھی تیار ہوں۔ لیکن مجھے میری غلطی کا تو پتا چلے"

"نینا ریلیکس یور سیلف!"

"بولو میں سن رہی ہوں۔ اپنے دل کی بھڑاس نکالو"

اور نینا کو یہی تو چاہیے تھا، کوئی سننے والا، کوئی دل جوئی کرنے والا۔ جو اسے روشانے کی شکل میں ملا تھا

"روشانے میں نے، دس سال کی دوستی ختم کی ہے۔ جو ایک بہت مشکل کام تھا۔ دس سال تھوڑا عرصہ نہیں ہوتا۔ وہ آج بھی میرے سامنے آتی ہے تو دل چاہتا ہے کہ دوبارہ سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے"

"روشانے، بتاؤ میں کیا کروں" بے بس آواز ابھری

"نینا مسئلہ کیا ہے؟"

"مسئلہ ہی تو سمجھ نہیں آرہا۔ رومائشا عجیب برتاؤ کررہی ہے"

"نینا میری بات سنو، میں تمہاری مدد کروں گی۔ لیکن مجھے پوری بات بتاؤ"

"روشانے میں وہ لڑکی ہوں جو چاہتی ہے کہ دوست کبھی ناراض نہ ہو۔ میں نے رومائشا کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی، میں نے کبھی نہیں چاہا کہ وہ مجھ سے بدگمان ہو۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھ سے ناراض ہو۔ غلطی اُس کی ہوتی تھی، معافی میں مانگتی تھی، کام اُس کا ہوتا تھا، میں کرتی تھی۔ میں نے اس کی وہ باتیں بھی سنی جو مجھے بری لگتیں تھیں۔ وہ مجھے برا بھلا کہتی تھی میں سن لیتی تھی۔ کیا کروں وہ مجھے عزیز تھی۔ وہ ناراض ہوتی تھی تو گلٹ مجھے لے ڈوبتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اسے معافی نامے بھی لکھے تھے۔ میں اسے بہن مانتی تھی۔" نینا افسردہ آنکھوں سے مسکرائی

روشانے اس کے سامنے سانس باندھے بیٹھی تھی۔ نین تارا اسے اپنی کہانی سنا رہی تھی لیکن اسے لگا کہ اُس کے سامنے وہی پرانی روشانے بیٹھی ہے جو آج سے کچھ سال پہلے تھی۔ اور وہ اسے دوسری روشانے نہیں بننے دے گی۔ یہ فیصلہ اُس نے کرلیا تھا۔

"نینا تم ایک ٹاکسک فرینڈ شپ میں ہو۔ جہاں ایفوریٹس صرف تمہاری طرف سے ہیں ۔ایسی دوستی کے ٹوٹ جانے پر خدا کا شکر کرتے ہیں۔لوگ آپ کا استعمال اتنے اچھے طریقے سے کرتے ہیں کہ آپ کو لگتا ہے کہ یہ اُن کی آپ کے لیے محبت ہے۔ تم بہت اچھی لڑکی ہو ۔جانتی ہوں کہ یہ بہت مشکل ہے۔ لیکن لوگ تو آتے ہی چلے جانے کے لیے ہیں ۔ویسے بھی مشہور ہے کہ آپ اُن لوگوں کی قدر کرتے ہیں جو آپ کی اہمیت نہیں جانتے۔

"روشانے۔مجھے افسوس اِس بات کا ہے کہ اُس نے نا صرف دوستی توڑی ہے بلکہ میرا اعتبار،مان سب کچھ توڑا ہے۔میں اب کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر پاتی۔کسی سے بات کرتی ہوں تو لگتا ہے کہ دوسرا بندہ میرا مذاق بنائے گا۔اب کسی کو دوست بنانے سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں استعمال نہ ہو جاؤں۔ بھروسہ ہر رشتے کی بنیاد ہوتی ہے اور اس نے اس بنیاد میں ڈرار ڈال دی ہے۔اب مجھے لوگوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے"

روشانے اُس کی بات سن کر ہنس دی۔

"میری ایک بہت اچھی ٹیچر تھیں،وہ کہا کرتی تھیں کہ آپ کو آج سے دس سال بعد جب آپ کامیاب ہو جائیں گے تو یہ دوستیاں یاد نہیں رہیں گی۔ سہی کہتی تھی۔اور جہاں تک

اعتبار کی بات ہے تو "پیاری نینا" یہ دنیا ہے۔ یہ سب کچھ سکھا دیتی ہے۔اب میری ہی مثال دیکھ لو"

نین تارا کی آنکھوں میں نا سمجھی تھی۔ جسے دیکھ کر روشانے مسکرائی۔

"۱۳ سال کی تھی جب دوستی توڑی تھی۔اُس وقت بہت اُداس رہی تھی۔ لیکن اب جب پیچھے دیکھتی ہوں تو ہنسی آتی ہے۔آج دیکھو، میں تمہارے سامنے ہوں۔ایک تجربہ کار آرکیٹیکٹ۔اِس کے علاوہ ایک اچھی لکھاری اور شاعرہ بھی ہوں۔جب دوستی توڑی تھی تو کبھی نہیں سوچا تھا کہ میرے دوست میرے ساتھ کچھ برا کریں گے۔دوستی ختم کرنے سے کچھ عرصہ پہلے میں ایک عجیب سی کشمکش میں تھی کہ کو میرا دوست ہے اور کون نہیں۔اسی دوران کچھ غلط فیصلے بھی ہوئے۔میں دوستوں کی منافقت پر میں نے ایک شعر لکھا تھا

ہم نے کتنے ہی جھوٹ بولے تیرے لئے

مگر تُو ہم سے ایک دوستی کا جھوٹ نہ بول سکا

اے دوست

واہ! تیرے یہ دو چہرے ہمیں ہی نہ بتا سکے تیری منافقت کا

قلم از خود

"کیا تم اِس بات پر یقین کرو گی کہ جس دوست کے رویے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ لکھا تھا وہ میری ایک بہت اچھی دوست ہے"

کبھی کبھار ہم غلط لوگوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ میری زندگی کا پچھتاوا ہے۔ لیکن میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اگر میرا ٹرسٹ نہ ٹوٹتا تو میں آج ایک لکھاری نہ ہوتی، ایک شاعرہ نہ ہوتی۔ کچھ چیزیں آپ کی زِندگی میں آپ کو سبق دلانے کے لیے ہوتی ہیں۔ اور دوستی کا ٹوٹنا میرے لیے سبق تھا۔ دھوکہ نہ کھاتی تو اپنا آپ کیسے پہنچاتی؟ اپنے ٹیلنٹ کیسے جانتی۔ اس لیے جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے" روشانے نے اپنا ہاتھ نین تارا کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے اسے تسلی دی

"روشانے دُکھ ہوتا ہے مجھے اور شدید ہوتا ہے۔ جانتی ہو کیوں؟"

"کیوں؟"

"کیوں کہ دوستی وہ واحد پہلا رِشتہ ہوتا ہے جو انسان خود بناتا ہے۔ اِس حسین رشتے کی ساری بنیاد اعتبار پر ہوتی ہے، محبت پر ہوتی ہے، احساس پر ہوتی ہے۔ اور جب یہ سب کچھ چھن جاتا ہے تو تکلیف دل میں ہوتی ہے"

''سمجھ سکتی ہوں۔ لیکن یاد رکھنا کہ وقت سب سے بڑا مرہم ہے۔اور دنیا مکافات عمل ہے"۔

یہ کہتے ساتھ ہی روشانے اپنا سر صوفے کی پُشت پر ٹکا کر آنکھیں موند گئی۔

ذہن کے جھروکوں پر نیلی قمیض اور سفید شلواروں میں، تین لڑکیوں کی ٹولی چلتی آ رہی تھی۔

روشانے، منسا اور زارا

"تم لوگوں کو پتا ہے میرے ابو کی شہر میں نوکری لگ گئی ہے"۔روشانے جوش سے بولی۔

منسا اور زارا چھلی کے دانے پھانک رہی تھیں۔ اسے نظر انداز کر گئیں۔اسے دُکھ ہوا۔ روشانے نے ان کی توجہ کسی اور طرف مبذول کروانے کی کوشش کی۔

''یار! آؤ ندی کنارے چلتے ہیں"روشانے پچھلی بات کا اثر زائل کرنا چاہتی تھی۔یا وہ اس چیز کو قبول نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ نظر انداز ہوئی ہے۔

''مینو جلدی کرو، گھر جا کر تمہیں اپنا نیا سوٹ دکھاؤں گی."زارا روشانے کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

"ہاں ضرور! زارا۔ منساکا بروقت جواب آیا۔

اور روشانے ایک بار پھر نظرانداز ہو گئی

(نظرانداز عام الفاظ میں اگنور کرنا، ایک چھوٹا سا لفظ ہے۔ ایک عام سی کیفیت ہے۔

لیکن جو شخص اس چیز سے گزرتا ہے وہ آدھا مر جاتا ہے۔

آج کل کے لوگوں کے لیے یہ ایک مذاق ہے یا شاید اُنہیں اس چیز کا احساس نہیں ہوتا

کہ اُن کی اِس رویے سے دوسرے پر کیا بیت رہی ہے۔ باخدا! نالی سے نکلے کیڑے کی طرح

محسوس ہوتا ہے۔ جب کوئی آپ کو نہیں سنتا۔ کوئی آپ کی ویلیو نہیں کرتا۔ آپ کو ایسا لگتا

ہے کہ آپ کی کوئی اہمیت نہیں۔ آپ اگر نہ بھی ہوں تو دوسروں کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ

بس ایک آپشن ہیں۔ اکثر اوقات انسان یہ چیز اکسیپٹ (accept

نہیں کر پاتا کہ وہ دوست جو اس کے لیے اس کا سب کچھ تھے۔ اُن کے لیے وہ بس

ایک آپشن ہے۔ جدید دور کی مثال لیں تو جب آپ کسی کو میسیج کریں اور آپ کا میسیج سین پر

چھوڑ دیا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ دوسرے کے سر پر مسلط ہو رہے ہیں۔ اور دوسرا

مجبوراً آپ کے ساتھ نبھا رہا ہے۔ جن لوگوں کے اعتبار کو ٹھیس پہنچتی ہے وہ ریزرو ہو جاتے

ہیں،اُن میں ایک طرح کی نازک مزاجی آجاتی ہے۔وہ چیزوں کواوور تھنک کرنے لگ جاتے ہیں،اوراندر سے کھوکھلے ہوتے جاتے ہیں۔)

"روشانے تم ٹھیک ہو؟"نین تاراکی آوازاسے حال میں لائی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں"۔

"تمہیں پتاہے کہ دنیاکاسب سے برانمبر کون ساہوتاہے؟"نیناپر سوچ آواز میں بولی۔

"کون سا؟"روشانے آگے کوہوئی۔

Odd number

"وہ کیوں...."

"کیوں کہ اس کاکوئی pair نہیں ہوتا۔

روشانے کواپنا،منسااور زاراکاٹریو یادآیا۔ایک odd نمبر۔

"نہیں۔نمبر زبدقسمت نہیں ہوتے۔انسان ہوتے ہیں،جیسے کے میں۔"روشانے تلخی سے مسکرائی

لوگ آتے ہیں اور آپ کے اپنوں کو چھین کرلے جاتے ہیں۔

جیسے زاراانسااورروشانے کے درمیان آئی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رانو اور مینو کے درمیان۔۔

"وہی لوگ جن کے لیے آپ کسی زمانے میں سب کچھ ہوتے ہیں، وہ آپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔"

(دور کہیں روشانے کے دماغ پر زارا اور منسا آئیں۔

"تم کب سمجھو گی کہ منساب تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی"۔روشانے کو یہ سن کر دھچکا لگا۔

''نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا"۔بے یقینی ہی بے یقینی۔

"تم نہ سمجھو، منسا کے تو تمہارے بارے میں یہی خیالات ہیں"

اتنی سی بات تھی اور اسے اپنا دِل خالی ہوتا محسوس ہوا۔وہ ابھی تک کچھ دیر پہلے کہے زارا کے الفاظ پر وسیس کر رہی تھی۔

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو روشانے۔میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی۔ارے تم سے اچھی تو زارا ہے۔کم از کم پیٹھ پیچھے باتیں تو نہیں کرتی۔میرا اعتماد نہ توڑتی۔کوئی مسئلہ تھا، تو مجھ سے بات کر لیتی۔لیکن میرے بارے میں ایسے الفاظ استعمال نہ کرتی۔"دُکھ ہوا مجھے روشانے ۔"

روشانے سب کچھ بھول گئی۔اسے بس یہ یاد تھا کہ مینو نے اسے اُس کے نام سے بلایا ہے۔رانو نہیں کہا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ مینو" روشانے منسا کی طرف لپکی۔

میری بات تُو سن لو مینو۔

مس انڈرسٹینڈنگ۔۔۔۔۔۔

اور سب کچھ ختم)

ہاں پھر جب آپ ریزرو ہو جاؤ تو کہتے ہیں کہ وہ پتھر دل ہو گیا اس کی غلطی تھی۔ نین تارا بگڑے نقوش کے ساتھ بولی۔

جانتی ہوں۔

اِس پر لکھا تھا کہ

سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بنا لیا ہے اپنے دِل کو پتھر کا

ایمان ! ہم سے بھی تو پوچھو کیوں

ورنہ دھڑکتے دِل تو ہمارے پاس بھی تھے

قلم از خود

"تم بہت اچھا لکھتی ہو" نینا تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی

"شکریہ پیاری!"

"تمہیں پتہ ہے مجھے خود پر غصّہ آتا ہے۔ میں خود کو کنٹرول نہیں کر پاتی۔ میں بھی اسے اسی کی طرح اگنور کرنا چاہتی ہوں. لیکن نہیں ہو پاتا"

"میں تمہیں سمجھ سکتی ہوں نینا۔ لیکن یاد رکھنا جس طرح وقت آپ کے زخموں کو سیتا ہے کوئی بھی نہیں سی سکتا۔

خواہ زخم کتنے ہی گہرے کیوں نا ہوں"۔

"میں جانتی ہوں کہ تم چاہتی ہو کہ تم اُن سے بات کرو اور سب پہلے جیسا ہو جائے۔"

"کبھی کبھار تم خود کو قصوروار کہتی ہو گی کہ کیا ہو جاتا اگر تم یہ کام نہ کرتی۔ تھوڑا اور سہہ لیتی۔ دوست ہی تو تھے۔ دوستوں کے لیے قربانیاں دی جاتی ہیں۔"

"لیکن نینا خود کو کبھی کسی کے لیے نیچے مت گراؤ۔ اپنا رتبہ بلند رکھو۔ تمہاری سیلف ریسپکٹ تمہاری پہلی پریورٹی (priority) ہے۔ کسی دوستی کے لیے خود کو پامال نہ کرو۔ قربانیاں اُن دوستوں کے لیے دی جاتی ہیں جو دوست کہلانے کے لائق ہوں۔ اگر وہ واقعی

تمہاری سچی دوست ہوتی تو اپنی مس انڈرسٹینڈنگ کلیئر کرتی۔ سچے دوست کانوں کے کچے نہیں ہوتے۔

خود پر کام کرو۔ اپنی غلطیوں سے سیکھو۔" روشانے کا انداز اٹل تھا

"روشانے میں تمہاری بات سے متفق ہوں"۔ لیکن کیا ہو اگر میری غلطی ہو، میرا رویہ اُس کے ساتھ برا ہو۔"

"ہاں اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم غلط ہو تو معافی مانگو۔ معافی مانگنے میں کوئی حرج نہیں ۔اپنی غلطیاں تسلیم کر لینا کوئی بری بات تو نہیں۔"

"اگر آپ کو اپنی غلطی پتا ہی نہ ہو تو؟" نینا نے اپنا مسئلہ پیش کیا۔

"تو پھر اللہ سے معافی مانگو۔ کیوں کہ تمہیں نہیں پتا کہ تم کہاں غلط ہو"

"انسان اپنی غلطیاں اُس وقت تک نہیں سدھار سکتا جب تک اسے اُس کی غلطی بتائی نا جائے۔ اگر تمہیں تمہاری غلطی نہیں پتا تو سمجھ جاؤ کہ تم غلط حلقہ احباب میں تھی۔ نینا جو دوست ہوتے ہیں نا وہ آپ کو بتاتے ہیں کہ آپ کہاں غلط تھے، آپ کے کس رویے نے اُنہیں دُکھ پہنچایا، آپ کو کہاں امپروو کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو وہ آپ کو اپنا ساتھی نہیں مانتے، ایسے لوگوں کا چلے جانا ہی بہتر ہوتا ہے"

"انسان تب تک نہیں سیکھتا جب تک وہ اپنی غلطیوں کا سامنا نہ کرے۔"

"روشانے لیکن کیا ہوتا کہ اگر وہ مجھے نہ چھوڑتی، مجھے وہ سب نہ کہتی۔ دل دکھتا ہے میرا"۔ نینا کا دل شدت سے رونے کو چاہا۔

میں سمجھ سکتی ہوں، تم چاہتی ہو کہ سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے۔ تم پھر سے اس سے بات کر سکو۔ بلکل پکچر پرفیکٹ۔ لیکن ایسا ہر گز نہیں ہو گا"۔ تمہیں موآن کرنا ہو گا You need to۔ جیسے میں نے کیا تھا۔

(روشانے زارا اور منسا کو سکول میں روز دیکھتی تھی لیکن اب وقت بدل چکا تھا۔ وہ آگے بڑھ آئی تھی۔ وہ اب صرف اپنا سوچتی تھی۔ اور یہ صرف اسے لگتا تھا۔

دسمبر 2024 کے آخری آیام چل رہے تھے۔ کچھ کامن فرینڈز روشانے کو اسکول کے وسیع و عریض گراؤنڈ کے کونے پر لے گئیں۔ وہاں بیٹھنے کے لیے بینچ لگے ہوئے تھے۔ وہ اُن کے اصرار پر وہاں چلی گئی تھی۔ لیکن سامنے کا منظر اُس کے لیے غیر متوقع تھا۔ تین بینچوں میں سے درمیان والی بینچ پر زارا اور منسا بیٹھی ہوئی تھیں۔ ساتھ خاکی رنگ کے لفافے میں ایک ڈبا پڑا ہوا تھا۔ اس ڈبے میں ایک کیک تھا۔

جس پر لکھا تھا Happy Winter 2024

کیک کٹنگ کی گئی۔ خوش گپیاں، کیک کھاتی ہوئی لڑکیاں، سب کچھ اسے فضول لگ رہا تھا۔ وہ 15 منٹ اُس کی زِندگی کے مشکل ترین منٹ تھے۔

اسے لگا کے وہ اُن سے موآن کر چکی ہے، غلط لگا تھا۔ بھلا دوستی میں بھی کبھی انسان مو آن کر سکتا ہے۔

ہاں جب دوستیاں ٹوٹتی ہیں تو اِعتبار کو ٹھیس پہنچتی ہے) حال میں واپس آؤ تو نین تارا کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے۔ کیا کچھ نہیں تھا جو یہ سامنے بیٹھی لڑکی اسے باور کروا گئی تھی۔ اس کی غلطی ہونے کا گلٹ کہیں دور جا بیٹھا تھا۔

نینا کو اب صرف فکر اِس بات کی تھی کہ سامنے بیٹھی لڑکی کے ساتھ ایسا کیا ہوا ہے جو اسے اس طرح کر گیا۔ بولتی ہے تو لگتا ہے کہ آپ کو بتا رہی ہے۔ لکھتی ہے تو لگتا ہے سب کچھ آپ کے لیے لکھ رہی ہے۔

نینا کو اپنی پریشانی بھول گئی۔ وہ بس سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔ خاموش ویران آنکھوں والی کو

"کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟"

روشا نے اُس کی بات پر مسکرائی۔ اُداس مسکراہٹ۔

دُکھ دینے والے قصے بار بار نہیں دہراتے۔ نینا"

یہ اشارہ تھا کہ وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی۔

اگر کر لیتی تو دُکھ نئے سرے سے شروع ہو جاتا۔ کچھ چیزیں بیان کرنا تکلیف دہ ہوتا ہے

۔

"کیا پھر تم نے کبھی دوست نہیں بنائے؟"

اِس سوال پر روشانے ہنسی۔

"بنائے تھے، ابھی بھی ساتھ ہیں" یہ بات کرتے ہوئے روشانے کی آنکھوں کا رنگ بدلا۔ ذہن کے پردوں پر وہ لہرائی۔ پنک حجاب چہرے کے گرد لپیٹے، سیاہ معصوم آنکھیں، شفاش چہرہ۔

اس کی دوست، اس کو سننے والی، اُس کی اصلاح کرنے والی۔

"بیا"

خیال ایک دم چھٹ گیا۔ نینا سامنے بیٹھی اُس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے اِس طرح اشتیاق میں بیٹھا دیکھ کر روشانے بولی۔

"ہاں! بنائے تھے۔ جواب بھی ساتھ ہیں"

"نینا! تمہاری ایک دوستی ٹوٹ جائے تواِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم دوستی کے قابل نہیں ہو۔دوستی ٹوٹی تاکہ تم سبق حاصل کرو۔اللہ نے تمہاری حفاظت کی۔دوست بناؤ ۔زِندگی جیو۔نئے لوگوں کے ساتھ۔

دنیاسے بلکل کٹ کررہ جانا، مسئلے کا حل نہیں ہے۔اپنے لیے جیو۔اپنی خوشی کے لیے سب کچھ کرو۔

مشکل ہوتاہے کسی پر اعتماد کرنا کیوں کہ جو ضرب لگتی ہے وہ گہری ہوتی ہے۔دور اندر آپ کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ اگر یہ شخص بھی ویسا نکلا۔"

کیاہوا اگروہ بھی آپ کو دُکھ دے۔یہ چیز آپ کے ساتھ ہمیشہ رہے گی اگر آپ اسے اوور کم overcome نہیں کریں گے۔

زِندگی میں آگے کہیں بھی آپ کے سامنے کوئی دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا۔تو آپ اس پر بھی شک کریں گے۔پھر آہستہ آہستہ آپ اِس چیز میں بہت آگے تک چلے جائیں گے۔اور یہ چیز آپ کو ذہنی مریض بنادے گی۔انسان کو معاشرتی حیوان کہا جاتاہے۔اسے اپنے ہر کام کے لیے کسی دوسرے شخص کی ضرورت ہوتی ہے۔انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنا دُکھ درد

اپنے اعتماد والے بندے سے شیئر کرتا ہے۔اور جب ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔

اِس لیے دوست بنانے چاہیے۔

اُمید ہے تم اس بات کو سمجھو گی۔"

اتنی دیر میں روشانے کا فون بجا

"بیا کالنگ"

روشانے کے چہرے پر تبسم اُبھرا۔

"اب میں چلتی ہوں،ضروری کال ہے"روشانے فون کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"بہت شکریہ روشانے"

"کس چیز کا شکریہ؟"روشانے کی آنکھوں میں تعجب اُبھرا

"میری اصلاح کے لیے"نین تارا نے مشکور ہوتے ہوئے کہا۔

"نینا!شکریہ کی کیا بات۔تم میری چھوٹی بہنوں جیسی ہو"

I'm always there for you

Clubb of Quality Content

یہ کہتے ساتھ ہی اس نے کال ریسیو کرلی۔اور کیبن کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل

آئی۔

پیچھے نین تارا کو اپنے کندھوں سے بوجھ اُترتا ہوا محسوس ہوا۔کسی سے بات کرنا اور پھر

اس کا آپ کی بات کو سمجھنا ایک الگ قسم کے تحفظ کا احساس ہوتا ہے۔

کوریڈور میں روشانے بیا کی جلی کٹی سن رہی تھی۔

''تم کدھر تھی کل سے؟"

''کام میں مصروف تھی۔تمہاری طرح فارغ نہیں ہوتی"

"بھاڑ میں گیا ایسا کام جو دو گھڑی سکون ہی نہ دے"اُس کی بات سن کر روشانے نے

اپنی ہنسی ضبط کی۔

تیری موجودگی اِک ساز ہے

تیرا ہونا اِک راگ ہے

تیری ساتھ بیتا وقت

اِک خواب ہے

ملے بہت دُکھ اِس حیات میں

تو اُن دُکھوں کا مداوا ہے

زخم لگے جو قلب پر

تیری موجودگی اُن زخموں پر مرہم کا کام ہے

(خاص طور پر بیا کے لیے

قلم از خود

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842